ایاک نعبدو ایاک نستعین

شیخ وقار حسین، سمندری

لفظ "داتا" کے لغوی معنی ہیں "دینے والا" اور دینے والا بھی ایسا کہ جو مانگو وہ ملے، جو چاہو وہی دستیاب ہو۔ غرض کہ کسی بھی چیز کی حاجت ہو تو صرف اسی ذات پاک سے سوال کیا جا سکتا ہے جو وحدہ لا شریک ہے۔

میں یہ باتیں اس لئے دہرا رہا ہوں کہ آجکل ایک مخصوص فرقہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے بندوں کو بھی داتا بنانے میں تلے ہوئے ہیں۔ جس کی ایک بڑی مثال جناب صوفی بزرگ حضرت سید علی ہجویریؒ کی ہے جن کو یہ لوگ داتا کہتے ہیں۔ اور اس کا نام وہ بار بار زبان پر لانے میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔ بلکہ بڑے فخر کے ساتھ تقریباً ہر ماہ نہیں تو ہر سال وہاں جا کر منتیں مانگتے اور دعائیں کرتے اور ان بزرگوں کے نام کی دیگیں پکوا کر لنگر کی صورت میں بانٹتے ہیں۔

بعض لوگ جو بے اولاد ہوتے ہیں وہ بھی اکثر مزاروں، درگاہوں یا پیر خانوں میں گھومتے رہتے ہیں کبھی درخت کے نیچے چادر بچھا کر ڈیرہ لگا لیا کبھی صاحب مزار کی قبر کے گرد طواف کرنا شروع کر دیا اور کبھی کسی پیر کا دیا ہوا کوئی پھل کھا لیا اور اولاد کے لئے دعا کرتے رہے یہ ان لوگوں کا عقیدہ اور ایمان ہوتا ہے اور اگر ان کے ہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اولاد ہو بھی جائے تو بجائے اس کے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کریں الٹا بزرگوں کے مزاروں پر اشیاء بانٹنے نکل پڑتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ لوگ صرف سبب پر یقین رکھتے ہیں۔

اگر کبھی آپ کا گزر کسی مزار کے قریب سے ہوا ہو تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ کوٹھڑی شرک و بدعت کا گڑھ ہو چکی ہے۔ کئی کئی شہروں سے آئے ہوئے لوگ تقریباً ناچتے گاتے، بھنگڑا ڈالتے ہوئے اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتے ہوئے پہلے ارد گرد کی دوکانوں سے ۲ نمبر مال تبرک سمجھ کر خریدتے ہیں پھر سبز چادروں کے سائے تلے ڈھول وغیرہ بجاتے ہوئے مزار کے نام پر کھڑی کی گئی عمارت میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں جا کر یہ لوگ پہلے قبروں کا طواف کرتے ہیں (جو صرف کعبتہ اللہ کو ہی جائز ہے) پھر مجاوروں میں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ بانٹتے ہیں جو وہ اپنے تئیں صاحب مزار کو دیتے ہیں۔ اور ان میں اکثر دین اور دنیا سے بیگانہ ہو کر رکوع و سجود میں نظر آتے ہیں۔

بندہ از بندگی خدا گردد
قطرہ در آب رفتہ آب شود

نتواند که مصطفےٰ گردد
نتواند که درناب شود

سورج اور چاند تو اپنے بنانے والے کی شان اور جلال و جمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لیکن بے سمجھ لوگ خدا کو چھوڑ کر انہی کو پوجتے ہیں۔ نیک لوگ تو اس کی عظمت اور اس کے جلال کو دیکھ کر "**ایاک نعبد وایاک نستعین** (یا الٰہی) "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں" پکارتے ہیں۔ لیکن اوندھی کھوپڑی اور الٹے فیصلے کے مالک نبیوں اور ان ولیوں کو چارہ ساز سمجھ بیٹھے ہیں۔

اس قسم کے لوگ جب کسی بزرگ کے مزار پر جاتے ہیں تو یوں دعا کرتے ہیں۔ "اے اللہ تعالیٰ۔ ہم گناہ گار ہیں تم ان بزرگ کے وسیلہ سے ہماری دعا سن لو"

ان لوگوں کو یقین ہی نہیں ہوتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی گناہ گار کی براہ راست دعا سن سکتا ہے۔ حالانکہ ان کو یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو اتنے رحیم و کریم ہیں "جن کی رحمت ان کے غضب پر چھائی ہوئی ہے" شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (البقرہ ۱۸۶)

"پکارنے والا جب مجھے پکارے تو میں اس کی پکار قبول کرتا ہوں" قرآن پاک میں کسی بھی جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ تم مجھے براہ راست نہ پکارو کسی کے وسیلے سے یا کسی کے واسطے سے مجھ سے مانگو۔ اور اگر ان لوگوں کا عقیدہ یہی ہے تو ان کو چاہئے کہ وہ کبھی بھی "یا اللہ" نہ کہیں کیونکہ "یا اللہ" کا مطلب تو سب کو معلوم ہے کہ اس کا معنی ہے "اے اللہ" یعنی پکارنے والے نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو پکارا۔

ان سب چیزوں کو سمجھتے ہوئے بھی یہ لوگ بزرگوں کو صاحب تصرف سمجھ کر واسطے پاتے پھرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ نیک لوگ زندہ ہیں اور قبر میں بیٹھ کر لوگوں کے مسائل حل فرماتے ہیں۔ جب ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ بھئی قرآن پاک میں آیا ہے کہ "کل نفس ذائقۃ الموت" (ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے) تو یہ کہتے ہیں کہ صرف چکھنا ہی ہے قبر میں تو زندہ ہیں اور قبر میں رہ کر بھی دیگر امور زندگی نپٹاتے ہیں۔ یہ نام نہاد مسلمان چاہیں تو مزار پر جا کر دعا مانگیں یا دل کرے تو گھر میں ہی بیٹھے بیٹھے صاحب مزار سے مانگ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نیک بندے "مرنے کے بعد" ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جب کسی جگہ دو بندے بیٹھے ہوتے ہیں تو وہاں تیسرا میں ہوتا ہوں اگر تین بیٹھے ہوں تو

چوتھا میں اور اگر چار بیٹھے ہوں تو پانچواں میں ہوتا ہوں" غرض کہ جتنے بھی آدمی بیٹھے ہوئے ہوں چاہے ایک ہی ہو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

بعض لوگ پیروں فقیروں کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں تاکہ خدا کی راہ میں جان جوکھوں میں نہ ڈالنی پڑ جائے اور ان پیروں فقیروں کو ہی کچھ نذر و نیاز دے کر چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ وہ برملا کہتے ہیں کہ میاں' سرکار دربار میں پہنچنے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ سرکاری درباری لوگوں کا وسیلہ ڈھونڈا جائے۔ گویا خدا دربار سجائے بیٹھا ہے اور امور مملکت میں وہ پیروں اور فقیروں سے مشورہ لے کر احکام جاری کرتا ہے۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ**

یہ مسخرہ پن ہے یا نہیں۔ وہ تو بے وسیلوں کا خود وسیلہ ہے۔ سارے وسیلے ختم کر کے اسی کو اپنا حیلہ وسیلہ بنانے کا نام اسلام ہے۔ وہی کمزوروں کی طاقت ہے وہی حقیروں کا سامان غرور ہے۔ اس کا ہو کر تو بندہ سب سے بے نیاز ہو جاتا ہے پھر غیر اللہ کی نذر و نیاز کے کیا معنیٰ؟

مشرکین مکہ' جن کا اللہ تعالیٰ پر پکا یقین تھا۔ وہ لوگ پھر بھی مشرک کہلاتے وجہ کیا تھی؟ وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے درمیانی واسطے ڈھونڈ لئے تھے۔ اور ان کے وسیلہ سے دعا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس وسیلہ کی وجہ سے ان کو مشرک قرار دیا۔

نادان! خدا تو تجھ پر تیری ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ تو سب آوارگیاں چھوڑ کر سیدھا اسی کی طرف آ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں مظلوم کی دعائیں قبول کرتا ہوں' ہم جب اس قسم کی کئی آیتیں قرآن پاک میں موجود دیکھتے ہیں تو برملا یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ تم لوگ کہاں بھٹکائے جا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے وسیلہ کو نہ تو پسند فرمایا ہے اور نہ کبھی اس کا حکم دیا ہے۔

ہمارے ایک جاننے والے ہیں۔ انہوں نے چند ماہ پہلے ایک دوکان خریدی اور ہر ایک سے یہ کہتے پھرے کہ یہ دوکان ہمیں پیروں نے لے کر دی ہے۔ "استغفراللہ" یعنی حد ہی کر دی جو کام اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کام یہ اللہ کے بندوں سے منسوب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جی آپ کے پیر کون سے ہیں جنہوں نے دوکان لے کر دی ہے۔ تو کہنے لگے کہ ہمارے پیر "داتا صاحب" ہیں میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ اپنے پیر سے دعا کیسے مانگتے ہیں؟ جواب ملا کہ ہم یوں کہتے ہیں "یا داتا" ہم نے یہ فلاں چیز لینی ہے اور

تم ہی سے لینی ہے تو ہمیں یہ چیز عطا فرما۔ "العیاذ باللہ" جو دعا اللہ تعالٰی نے قبول کرنی تھی۔ جو کام اللہ تعالٰی نے پورا کرنا تھا وہی کام ایک صاحب مزار سے کروایا جا رہا ہے۔ جس کے بس میں کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتے ہیں۔ (سورہ فاطر ۱۴)

"اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکیں گے اور اگر سن لیں تو وہ جواب نہیں دیں گے اور روز قیامت تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے"

اس قسم کی اور بھی کئی آیتیں ہیں جن کی رو سے غیر اللہ سے مدد مانگنے کی نفی ہوتی ہے۔ یاد رکھئے کہ اللہ تعالٰی کے سوا جس چیز کی بھی عبادت کی جائے وہ چیز غیر اللہ کہلاتی ہے۔ عبادت میں قیام' رکوع' سجدہ' نذر و نیاز اور قربانی شامل ہیں۔ جو صرف اللہ تعالٰی ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ لیکن یہ لوگ قبروں پر جا کر قیام کرتے ہیں۔ کعبۃ اللہ کی طرز پر طواف کرتے ہیں بعض اوقات رکوع و سجود سے بھی نہیں چوکتے۔ یہ ہر سال حج کرنے کی بجائے کسی قبر کے عرس کو ترجیح دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرنے والے کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اب ان مسلمانوں کو دیکھ لیجئے کہ کس حد تک اس حدیث مبارکہ کا پاس کرتے ہیں۔ جگہ جگہ خو ساختہ بہشتی دروازے بنا رکھے ہیں تاکہ کہیں حج نہ کرنا پڑ جائے۔ پیسے نہ خرچ ہو جائیں۔

بکن سرمہ غفلت از چشم پاک
کہ فردا شوی سرمہ در زیر خاک

غفلت کا سرمہ آنکھ سے صاف کرلے اس لئے کہ کل کو تو بھی مٹی کے نیچے سرمہ ہو گا۔

اللہ تعالٰی ہم سب کو صحیح معنوں میں دین حق کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

۲۔ علمی مقالے

دارالدعوۃ السلفیہ عرصہ دراز سے علم و عقیدے کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ بہت سے علمی و تحقیقی مسائل پر وقت کے تقاضوں کے مطابق دارالدعوۃ کی طرف سے منشورات شائع کرنا بہت بڑی خدمت ہے۔ اللہ تعالٰی اس کار خیر میں معاونت کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ حال ہی میں ان کی طرف سے دو مقالے شائع ہوئے ہیں۔

(۱) احادیث مزارعت کا ایک مطالعہ (۲) حقوق کے سلسلے میں اسلام کا قاعدہ کلیہ

دونوں مقالے السید حامد عبدالرحمٰن الکاف یمنی کی تالیف ہیں اور ایک کتابچے کی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ قیمت -/۶ روپے ہے۔

ملنے کا پتہ: حافظ احمد شاکر شعبہ تالیف دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ' لاہور